Registered. No. L. 89.

اخبار نور افشاں لودیانہ

آفتاب صداقت

حقیقی نور وہ تھا جو دنیا میں آکے ہر ایک آدمی کو روشن کرتا ہے

نمبر (۲۴) مطبوعہ ۱۵ جون ۱۹۰۰ء بروز جمعہ جلد (۲۸)

گلدستۂ اخبارات

پیکن میں حالات ابتر ہو گئے ۔ سر کلاد مکڈانلڈ نے ۵ ہزار بحری سپاہیوں کے لیے تار دیا ہے ۔ **روسی** وزیر نے ٹسنگ لی یامن کے روبرو تجویز پیش کی کہ باکسروں کی سرکوبی میں روسی فوج کو استعمال کیا جائے لیکن ٹسنگ لی یامن نے جواب دیا کہ وہ اس کا انتظام خود ہی کرینگے ۔ **باکسروں** کی بغاوت جلد فرو کرنے کے لئے ایک سخت حکم نکلا ۔ حملہ منتلسن کی خبر غلط ہے ۔ **روٹر** نے لکھا ہے کہ بالفعل چین میں تمام طاقتوں نے رقابت کے خیال کو چھوڑ دیا ہے وہ باہم ملکر حفاظت جان و مال کی تدابیر سوچ رہی ہیں — **دو ہزار** روسی فوج بہت سا ذخیرہ لیکر اودیسہ سے اور ینیٹ (چین) کو گئی تھی ۔ بار برداری کے چھ جہاز اب اور تیار ہو رہے ہیں ۔ **یورپ** میں کمی اوسط اموات انگلستان سے دوسرے درجہ پر ناروے میں ہوتی ہے ۔ **اگر تمام دنیا** کی دولت کو تقسیم کیا جائے تو فی آدمی ۶ پونڈ حصہ میں آتا ہے **ہندوے** میں شیر سے بڑھکر طاقت ہوتی ہے ۔ شیر پانچ آدمیوں کے قابو میں آجاتا ہے تیندوے کو مغلوب کرنے کے لیئے نو آدمیوں کی ضرورت ہے ۔ **قحط** ہند کے چندہ میں پی ۔ اوکمپنی نے ۵ ہزار دیا **جرمنی** نے قحط ہند کے لیئے ۴ لاکھ روپیہ بھیجا ۔ **گورنمنٹ** نے روپیہ ڈھالنے کے لئے ۵ لاکھ پونڈ کی چاندی خریدی ۔ **میلہ** دھونکل

میں طاعون آلودہ نواح سے کوئی مسافر نہیں آنے پایا ۔ **گنیش** پرشاد سنگھ کوتوال لکھنؤ الزام رشوت ستانی میں دھرے گئے ۔ ۲ سال قید سخت اور ۲۰۰۰ جرمانہ ورنہ ۶ ماہ اور قید رہیں ۔ رام شنکر سب انسپکٹر کو بھی ۲ سال قید سخت اور پانسو روپیہ جرمانہ ہوا ۔ **مہاراجہ** بلرامپور جولائی میں بالغ ہونگے اور عطائے اختیارات کا جلسہ ہوگا — **ہندوستانی** سپاہی جو جنوبی افریقہ میں ہیں ان کے قبائل کو ایلاونس دینے کی تجویز وزیر ہند نے منظور فرمائی **سردار** دیال سنگھ کی وصیت کا مقدمہ پریوی کونسل تک پہنچا ۔ سردارنی نے اپیل کر دیا ۔ **لاہور** میں ایک اڈیشنل ڈویژنل جج کثرت کار کے سبب سے مقرر کیا گیا ۔ **پولیس** لاہور نے ایک جعلی روپیہ بنانے والے کو گرفتار کیا ۔ **موضع** تیراہ میں ڈاکہ پڑا ۔ ایک ساہوکار کو لوٹا ۔ ڈاکو مسلح تھے بھاگ گئے ۔ ایک دیہاتی اور ایک ڈاکو قتل ہوا ۔ **لودھیانہ** میں ۱۱ جون کی صبح کو اہل ہنود اور جینی اور اہل اسلام کا پروسشن نہایت آب و تاب کے ساتھ نکلا پہلے شرفاء اہل ہنود کا ڈیپوٹیشن آریہ سکول اور دھرم سکول کے طلباء کے ساتھ مبارکباد کیلیئے صاحب ڈپٹی کمشنر کی کوٹھی پر پہونچا ۔ لالہ رامچند اس صاحب آنریری مجسٹریٹ و ڈاکٹر فتح چند صاحب نے پھولوں کے ہار پیش کئے پھر روسا اہل اسلام کا ڈیپوٹیشن طلباء اسلامیہ سکول کے ساتھ آپہونچا اور خواجہ احمد شاہ صاحب نے پھولوں کے ہار صاحب ڈپٹی کمشنر اور حاضرین کے گلوں میں پہنائے لالہ کشیری مل نے کثیر التعداد یوگان اور یتیموں کو کھانا کھلایا اور لالہ سنت لال صاحب پلیڈر نے ایک ڈنر دیا جس میں تمام وکلاء شہر شامل تھے

تحصیلدار سہون ۔ جس پر رشوت ستانی کا الزام لگایا گیا ہے روپوش ہے ۔ گورنمنٹ نے اس کی جائیداد نیلام کیئے جانے کا حکم دیا ہے ۔ **خان بہادر** قاضی عبدالجلیل کا بریلی میں انتقال ہو گیا ۔ **جعل سازی** کے جرم میں اننت پرشاد رئیس میرٹھ کو عدالت سشن سے دس سال قید اور پانچ ہزار جرمانہ اور اس کے بھائی رام نرائن کو اسی قدر میعاد کی قید اور پانسو جرمانہ کی سزا ملی ۔ **آنریبل** مسٹر سی ۔ اے ۔ روبنس جج ہائی کورٹ کی بجائے قیصرہ ہند نے مسٹر سیل میکائیل لنورڈ برٹ کا تقرر منظور کیا ہے ۔ **فساد** کانپور کے چودہ سرغنوں کو ۲-۲ سال قید سخت اور سو سو روپے جرمانہ کی سزا ہوئی ۔ جرمانہ ادا نہ ہونے کی صورت میں انہیں ۹-۶ ماہ اور سزا بھگتنی ہوگی ۔ چار پر فساد برپا کرنے اور ایک کنسٹبل کو سخت ضرب پہنچانے کا جرم لگایا گیا تھا ۔ جن کو ۵ ۔ ۵ سال قید سخت کی سزا ہوئی ہے اسی جرم میں پانچ دیگر بدمعاشوں کی گرفتاری کے لئے وارنٹ جاری ہوئے ہیں ۔ **بقیہ** ۲۰ مفسدوں کی نسبت ابتدائی تحقیقات شروع ہو گئی ہے ۔ **دریائے** سندھ کی طغیانی سے ڈیرہ غازیخاں کو محفوظ رکھنے کی کوشش ہو رہی ہے ۔ **ڈیرہ** غازیخاں میں اگر بوجہ طغیانی دریا ضرورت پڑی تو سپاہ آیندہ ماہ میں راجن پور بھیجی جائیگی ۔ **نیشنل** کانگرس کے اجلاس کے لیئے لاہور میں بصرف ۲۴ ہزار روپے پختہ ہال بنانے کی تجویز ہے ۔ **جو** مختصر سی ریلوے لاین پشاور سے جمرود تک بنائی جائیگی اس کے لیئے جمرود میں بہت بڑا اسٹیشن تعمیر نہیں ہوگا ۔ پشاور ہی اصل میں فوجی ریلوے لائن کی انتہا تصور کیا جائیگا ۔ جمرود لاین ہلکے تجارتی اغراض اور باربرداری کے کام آئیگی ۔

لودیانہ میں منشی الہ بخش مستغیث بنام چودھری الہ بخش کا مقدمہ سو بارہ خیانت مجرمانہ زیر تحقیقات ہے ۔ امید ہے کہ پوست کندہ تحقیقات ہو کر کامل انصاف ہوگا ۔ **انگریزوں** نے ۲۵۰۰ قیدی اور ۱۱۵۰ [illegible]

ایڈیٹوریل نوٹس

پادری ای۔ ایم۔ ویری صاحب۔ ٹی۔ ڈی ایڈیٹر
پادری بابو برہماس چندر پنڈت رامانند صاحب انور منشی عالم اسسٹنٹ ایڈیٹرز
پادری ایچ۔ گوکلناتھ صاحب۔ پادری غلام مسیح صاحب ایڈیٹوریل
پادری طالب الدین صاحب بی۔ اے۔ پادری بی۔ سی۔ اوبل صاحب
پادری سی۔ ایل بھاکرداس صاحب۔ پادری جیمل سنگھ صاحب
پادری بی۔ بی۔ سرایضا۔ پادری کیدارناتھ صاحب بھٹ کارسپانڈنٹس

فتح پریٹوریہ۔ شاباش لارڈ رابرٹس! مبارک صد ہزار بار کہ پریٹوریہ فتح ہو گیا۔ گورنمنٹ برطانیہ کی بے مثل عظمت و جلال روئے زمین پر ظاہر ہو گئی۔ بوئروں کا غرور اور تکبر ٹوٹ گیا۔ پریٹوریہ پر قبضہ کرتے وقت بوئروں نے کسیقدر مقابلہ کیا۔ لیکن جب بھاری توپوں کی زد جنگی شروع ہوئی تو بھاگ نکلے۔ صلح کا جھنڈا بھیجنے اور اطاعت کا مطالبہ کرنے پر جنرل بوتھا چاہتا تھا کہ عارضی صلح کر کے کچھ اپنا مطلب نکالے مگر لارڈ رابرٹس نے انکار کر دیا اور کہلا بھیجا کہ بلا شرائط اطاعت کرنی ہو تو کرو ورنہ ہم پریٹوریہ پر حملہ شروع کر دینگے۔ جنرل بوتھا نے جواب دیا کہ اب مقابلہ کا ارادہ جاتا رہا مگر فقط یہ ہے کہ عورتوں اور بچوں کو تکلیف نہ دی جاوے اور لوٹ نہ مچائی جائے۔ مجسٹریٹ سول افسروں نے آگے استقبال کیا۔ اور لارڈ رابرٹس نہایت شان و شوکت کے ساتھ پریٹوریہ میں داخل ہو گئے۔ اب تمام سرکاری مکانات پر برٹش جھنڈا لہلہا رہا ہے۔ لارڈ رابرٹس فرماتے ہیں کہ باشندگان شہر نے میری امید سے بڑھکر پرتپاک استقبال کیا۔ اب لارڈ رابرٹس یہاں کے ملٹری گورنر مقرر ہونگے اور سرائے فرانکو منیر ہونگے۔ فتح پریٹوریہ کی خوشی میں کل برطانیہ میں جابجا خوشی کے جلسے ہو رہے ہیں۔ انگلستان سے لیکر ہندوستان تک ہر شہر اور ہر قصبہ میں خوشی وخرمی کے جوش میں جشن ہو رہے ہیں۔ کوئن وکٹوریا اور لارڈ رابرٹس کے پاس پیغامات مبارکباد کے نہایت کثرت سے جا رہے ہیں۔

فتح پریٹوریہ پر لدھیانہ میں جلسہ مبارکبادی۔ ۶ جون کو یہہ مژدہ جانفزا پہنچا کہ پریٹوریہ فتح ہو گیا۔ اس خوشخبری کو سنکر باشندگان لدھیانہ نے قرار دیا کہ ٹون ہال میں ایک جلسہ کیا جاوے۔ انعقاد جلسہ کے لئے ۶ بجے شام کا وقت مقرر ہوا۔ شہر کے رؤساے اہل ہنود و اہل اسلام اور حکام رونق افروز تھے۔ جلسہ کی کارروائی اس طرح شروع ہوئی کہ سائیں برودہ کشتہ لاہری صاحب میر مجلس قرار پائے۔ صاحب میر مجلس نے ایک مختصر فصیح تقریر میں اغراض جلسہ واضح طور سے بیان فرمائے۔ اس کے بعد مولوی کریم بخش صاحب نے ایک بلیغ مضمون فاضلانہ طرز سے پڑھا۔ پھر پنڈت بھوانی شنکر صاحب وکیل نے ایک باموقع مضمون پڑھا۔ پھر پنڈت رامانند صاحب انور منشی عالم نے ایک برجستہ نظم متعلق فتح پریٹوریہ پڑھی۔ بعد ازاں ڈاکٹر ای۔ ایم۔ ویری صاحب نے ایک فصیح اور بلیغ تقریر جنگ ٹرنسوال پر کی جس کو سنکر سامعین نہایت خوش ہوئے۔ اور حسب ذیل ریزولیوشن پیش ہو کر پاس ہوئے۔

(۱) سردار گجن سنگھ صاحب نے تجویز پیش کی کہ چونکہ برٹش افواج ظفر امواج نے پریٹوریہ کو فتح کیا ہے۔ لہذا ایک تار بطور مبارکبادی نواب لفٹنٹ گورنر پنجاب کی خدمت میں بھیجا جاوے اور درخواست کی جاوے کہ یہی پیغام بخدمت حضور گورنر جنرل ہند اور لارڈ رابرٹس ارسال کیا جاوے۔ سردار مان سنگھ صاحب بارسٹر ایٹ لا نے اسکی تائید کی۔

(۲) سردار ہربچن سنگھ صاحب بارسٹر ایٹ لا نے تجویز پیش کی کہ تمام اسکولوں میں چھٹی دی جاوے۔ رائے لالہ پورن چند صاحب وکیل نے تائید کی۔

(۳) لالہ منسا رام صاحب پلیڈر نے تجویز پیش کی کہ روئداد جلسہ اخبارات میں بھیجی جاوے۔ سردار بلونت سنگھ صاحب بارسٹر ایٹ لا نے تائید کی۔

(۴) لالہ کشمیری مل صاحب نے تجویز پیش کی کہ ملکہ معظمہ قیصرہ ہند و حضور گورنر جنرل ہند و لارڈ رابرٹس کے لئے تین چیرز دی جائیں۔ لالہ کرپا رام وکیل نے تائید کی اور چیرز دی گئیں۔

ایک اور جلسہ۔ ٹرنسوال میں برٹش فوج ظفر موج کی مسلسل کامیابیوں اور پریٹوریہ کی فتحیابی کی خوشی میں باشندگان لدھیانہ کا عام جلسہ ۱۱ جون کو ۶ بجے شام کے وقت پریڈ کے میدان میں منعقد ہوا۔ رائے بہادر ڈاکٹر فتح چند صاحب میر مجلس قرار پائے۔ خواجہ احمد شاہ صاحب نے اپنی پُرزور سپیچ میں اغراض جلسہ و حالات جنگ ٹرنسوال نہایت دلکش پیرایہ میں بیان کئے۔ رشید صاحب نے ایک نہایت عمدہ نظم پڑھی۔ پھر پنڈت رامانند صاحب انور منشی عالم نے ایک برجستہ نظم پڑھی۔ (۱) اول ریزولیوشن۔ ایک پیغام مبارکبادی از جانب باشندگان شہر بخدمت جناب چیف سکرٹری گورنمنٹ پنجاب بدیں درخواست ارسال کیا جائے کہ صاحب موصوف اسکو نواب لفٹنٹ گورنر پنجاب و نواب وائسرائے ہند و لارڈ رابرٹس بہادر و ملکہ معظمہ قیصرہ ہند تک پہنچائیں۔ اس ریزولیوشن کو میاں غلام محی الدین صاحب میونسپل کمشنر نے پیش کیا اور لالہ دیوی داس صاحب میونسپل کمشنر نے تائید کی (۲) دوسرا ریزولیوشن برائے درازی عمر و ترقی جاہ و جلال ملکہ معظمہ قیصرہ ہند و خاندان شاہی دعا کیجاوے۔ اس تجویز کو خان بہادر*

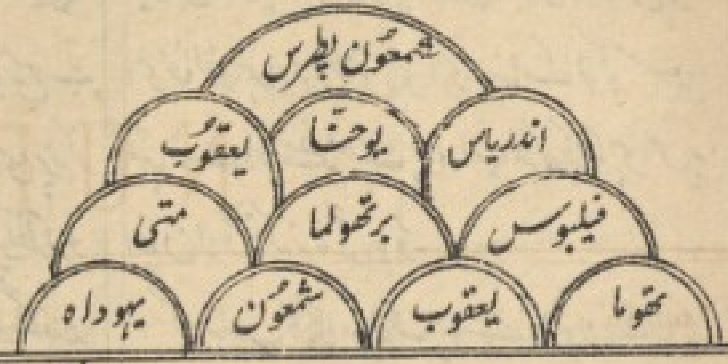
تار برقیاں

امریکن وزیر متعینہ پیکن نے واشنگٹن کو تار دیا کہ حالت ابتر ہے۔ مسٹر کروگر کو گرفتار ہونے پر پھانسی نہیں دی جاویگی بلکہ سینٹ ہلینا یا جگہ میں قید کیا جاویگا۔ مسٹر کروگر کہتا ہے کہ جب تک پانسو برگر میرے پاس رہیں گے میں جنگ کرتا رہونگا (دیوانہ کی بڑ ہے)۔ کروگر کہتا ہے کہ میں بھاگا نہیں۔ انتظام حکومت میں کچھ ابتری نہیں پڑی حقیقت میں لڑائی تو اب شروع ہوئی ہے۔ ڈیوک آف ویلنگٹن راہی ملک بقا ہوئے۔ چار ہزار باکسر ہیں۔ چینی فوج ۱۵۰۰۔ ۵۰۰ باکسر قتل کئے گئے۔ برٹش جنگی جہاز گولیاتھ نام جبرالٹر سے چین کو روانہ ہو گیا۔ شہنشاہ ولیم آسٹریلیا کی یادگار گرجا کا لوبالک میں افتتاح کیا جاویگا۔ قیصر جرمن معہ ولی عہد کے انگلستان رونق افروز ہونے والے ہیں۔ مسٹر ڈروٹ نے بڑے پیمانہ پر روضہ تاج محل آگرہ کی تصویر کو پیرس اگزیبیشن میں پیش کیا۔ اس تصویر کو لوگوں نے بہت پسند کیا۔ کیپ مرکیوری کہتا ہے کہ جنرل کرونجی جو آج کل قید خانہ میں دن کاٹ رہا ہے فرانسیسی نسل سے ہے۔ میجر جنرل بیڈن پاول جنرل ہنٹر کے ساتھ لیڈن برگ میں جا ملے۔ تیرھویں یومنری بٹالین جو دشمن کے قبضہ میں جا پھنسا اس میں تین آئرش کمپنیاں تھیں۔ لارڈ رابرٹس کہتے ہیں کہ پریٹوریہ پر نہایت عمدگی سے قبضہ ہو گیا۔ تمام سرکاری مکانات پر برٹش جھنڈا لہلہا رہا ہے۔ باشندگان شہر نے میری امید سے بڑھکر پرتپاک استقبال کیا۔ ہر روز مسیرو سے تار دیتا ہے کہ جنرل رابنٹس نے بوئروں کو ٹنگسبرگ سے اکھاڑ دیا۔ دشمن ہیلم کے پاس ہے اور انگریزی فوج کانگو کو محصور کر رہی ہے۔ لارڈ رابرٹس نے لکھا کہ ڈیوک نارفک گھوڑے سے گر پڑا اور کولا اتر گیا۔

جنوبی افریقہ کے نو مفتوحہ ملک کے لارڈ رابرٹس ملٹری گورنر مقرر ہونگے اور سرائے ملز صاحب منیر ہونگے۔ روئٹر نے لورنگو مارکوز سے لکھا کہ بوئر انگریزی قیدیوں کو نوٹنگ خٹ کو لے جا رہے ہیں۔ ایک ہزار وہاں پہلے سے موجود ہیں۔ یہہ جگہ بلحاظ آب و ہوا کے بہت خراب ہے۔ بوئر دم لینے کے لئے ہیڈلبرگ میں ٹھہرے ہوئے ہیں۔ جنوبی افریقہ سے تاروں کے آنے میں اس واسطے دیر واقع ہوئی ہے کہ ایک تار ٹوٹ گیا۔ قیدیوں کی خلاصی کی نسبت ابھی کچھ حالات معلوم نہیں ہوئے اور نہ یہہ معلوم ہے کہ جنرل بوتھا کی فوجیں کہاں ہیں۔ تیرھویں یومنری بٹالین میں مفصلہ ذیل نقصان ہوا کپتان کینتھ سرجان پاور اور سولہ سوار قتل۔ ارل آف لانگفورڈ تین افسر ۲۰ سوار زخمی ہوئے۔

* سید امیر علی شاہ صاحب نے پیش کیا اور لالہ راجیداس صاحب آنریری مجسٹریٹ نے تائید کی۔ لدھیانہ کے سکولوں کے طلبہ کے درمیان کرکٹ میچ ہوتا رہا۔ گورنمنٹ سکول اور مشن ہائی سکول لدھیانہ نے تمغے حاصل کئے۔

کوہِ زیتون پر مبارکبادیاں ❦ کوہِ کلوری پر صلیب یا لعنت



دو پہاڑ



جو کوئی کاٹھ پر لٹکایا گیا سو لعنتی ہے۔

وہ بھیڑ کو دیکھکر پہاڑ پر چڑھ گیا۔ اور جب بیٹھا اس کے شاگرد اس پاس آئے۔ تب وہ اپنی زبان کھول کے انہیں سکھلانے لگا اور کہا کہ مبارک وہ جو دل کے غریب ہیں کیونکہ آسمان کی بادشاہت انہیں کی ہے۔ مبارک وہ جو غمگین ہیں کیونکہ وہ تسلی پاویں گے۔ مبارک وہ جو حلیم ہیں کیونکہ وہ زمین کے وارث ہونگے۔ مبارک وہ جو راستبازی کے بھوکے اور پیاسے ہیں۔ کیونکہ وہ آسودہ ہونگے۔ مبارک وہ جو رحمدل ہیں کیونکہ ان پر رحم کیا جاویگا۔ مبارک وہ جو پاک دل ہیں کیونکہ وہ خدا کو دیکھیں گے۔ مبارک وہ جو صلح کرنے والے ہیں کیونکہ وہ خدا کے فرزند کہلائیں گے۔ مبارک وہ جو راستبازی کے سبب ستائے جاتے ہیں کیونکہ آسمان کی بادشاہت انہیں کی ہے۔ مبارک ہو تم جب میرے واسطے تمہیں لعن طعن کریں اور ستاویں اور ہر طرح کی بُری باتیں جھوٹ سے تمہارے حق میں کہیں خوش ہو اور خوشی کرو۔ کیونکہ آسمان پر تمہارے لیئے بڑا بدلا ہے۔ اس لیئے کہ انہوں نے اُن نبیوں کو جو تم سے آگے تھے اسی طرح ستایا متی ۵ باب ا آیت سے ۱۲ تک ٭

تو اسکی لاش رات بھر درخت پر لٹکی نہ رہے۔ بلکہ تو اسی دن اسے گاڑ دے۔ کیونکہ وہ جو کاٹھ پر لٹکایا گیا خدا کا ملعون ہے۔ استثنا ۲۱ باب ۲۳ آیت دیکھو۔ پلاطوس نے ان سے کہا۔ پھر یسوع کو جو مسیح کہلاتا ہے میں کیا کروں۔ ان سبھوں نے اُسے کہا اسے صلیب دے۔ حاکم نے کہا کیوں؟ اس نے کیا بدی کی ہے؟ پر اُنہوں نے اور بھی چلّا کے کہا کہ اسے صلیب دے۔ متی ۲۷ باب ۲۲ و ۲۳ آئتیں۔ وہ پھر چلّائے کہ اُسے صلیب دے۔ پلاطوس نے پھر اُن سے کہا کیوں اس نے کیا بُرائی کی ہے؟ تب وہ اور بھی زیادہ چلّائے کہ اسے صلیب دے۔ تب پلاطوس نے لوگوں کی رضامندی چاہکر ان کے لیئے براباس کو چھوڑ دیا اور یسوع کو کوڑے مار کے حوالے کیا کہ صلیب پر کھینچا جائے۔ مرقس ۱۵ باب ۱۳ آیت سے ۱۵ تک۔ مسیح نے ہمیں مول لیکر شریعت کی لعنت سے چھڑایا کہ وہ ہمارے بدلے میں لعنت ہوا کیونکہ لکھا ہے جو کوئی کاٹھ پر لٹکایا گیا سو لعنتی ہے تاکہ ابرہام کی برکت غیر قوموں تک یسوع مسیح کے وسیلے پہنچے۔ گلتیوں ۳ باب ۱۳ و ۱۴ آئتیں ٭

اے ناظرین ہم نے خدا کے کلام میں سے دونوں باتوں کا مقابلہ کیا ہے خدا نے پیشتر آدم کو دلی شریعت عنایت کی اور کہا کہ جس دن تم اس درخت کا پھل کھاؤ گے مر جاؤ گے۔ سو آدم نے وہ پھل کھایا اور حکم عدولی کے سبب موت اپنے اُوپر اور اپنی اولاد کے اُوپر لایا۔ یا یوں کہو کہ آدم نے شریعت کی نافرمانی کی اور گناہ کیا اور گناہ کی مزدوری نے موت کو کمایا۔ بعد ازاں خدا نے موسیٰ کی معرفت بنی اسرائیل کو شریعت دی اور فرمایا کہ جو کوئی شریعت کی عدولی کریگا سو لعنتی ہوگا۔ اور خدا نے کوہ عیبال پر لعنتیں اور کوہ جرزیم پر برکتیں موسیٰ کی معرفت فرمائیں اور اس کی تکمیل یشوع نے کی۔ تب بھی بنی اسرائیل نے خدا کی شریعت کو توڑا اور لعنتی ہو گئے۔ جب خدا کی پیاری قوم کا یہہ حال تھا تو غیر قوموں کا کیا کچھ حال نہ ہوگا جب خدا کی قوم نے شریعت کو پورا نہ کیا تو باقی قوموں سے کب پوری ہو سکتی تھی۔ اس واسطے شریعت نے تمام بنی آدم کو گناہ کے تلے یا لعنت کے تحت میں کیا تھا۔ آدم نے اپنی نسل کو موت کے سایہ میں بٹھایا

اور بنی اسرائیل نے تمام بنی آدم کو لعنت کے سپرد کیا۔ اب تمام بنی آدم پر دو فتوے تھے۔ اوّل موت۔ دویم لعنت۔ ان سے کسی طرح انسان کی رہائی نہ تھی جب تک کہ کوئی بنی آدم کے واسطے موت کا مزہ نہ چکھے اور بنی آدم کی لعنت اپنے ذمہ نہ لیوے۔ کسی طرح بنی آدم کو رہائی نہ تھی بلکہ خدا کا غضب اور قہر کل بنی آدم پر تھا۔ یہہ حالت تمام بنی آدم کی اور خاصکر مرزا کی تھی۔ اب وہ کیا صورت ہے جس سے رہائی ہووے ۞

درمیانی۔ جب تمام بنی آدم خدا کی لعنت کے تلے تھے اس وقت مسیح خدا کا پیارا بیٹا دنیا میں آیا۔ اول اس نے زیتون پہاڑ پر شاگردوں کو مبارکبادیاں سُنائیں اور ان کو مبارک کہا۔ بعدہٗ مسیح نے جو موت گنہگاروں پر آنے والی تھی آپ اپنے اُوپر اٹھائی اور موت پر فتح پائی۔ اور خاصکر مسیح اس لعنت کو پورا کرنے آیا تھا جو بنی آدم پر وارد ہونے والی تھی۔ یہودیوں کی شریعت یہہ کہتی ہے کہ جو صلیب پر لٹکایا گیا سو لعنتی ہے اب مخالف بتلاویں کہ ربنا المسیح کا کیا قصور تھا کہ صلیب پر کھینچا گیا۔ مرزا قادیانی اپنی لن ترانی ہانک رہا ہے کہ یسوع لعنتی تھا۔ اور مسٹر سراج الدین عیسائی کے چار سوالوں کی تردید میں ایک کتاب لکھ ماری ہے وہ کتاب ہم نے بھی دیکھی ہے۔ سوا اس کے اس میں اور کچھہ نہیں ہے کہ یسوع لعنتی تھا جس کی پیروی عیسائی کرتے ہیں وہ لعنتی تھا۔ اے مرزا آ ہم تجھے بتلاویں ہم سے سیکھ لے۔ مسیح اس واسطے لعنتی ہوا تھا کہ جو لعنت تجھ پر آنے والی تھی وہ ربنا المسیح نے اپنے اُوپر اٹھائی تاکہ تجھ کو لعنت کے تحت سے رہائی دیوے ✦

مسیح کب لعنتی ہوا؟ مسیح اس وقت لعنتی ہوا جب پلاطوس نے اس کے مصلوب ہونے کا حکم صادر فرمایا جب مسیح کو پکڑکر لے چلے اور صلیب اس کے کاندھے پر رکھی اس وقت گویا مسیح نے لعنت کو اپنے کاندھے پر اُٹھایا اور گلوری پر جاکر وہ لعنت کی موت مرا۔ اے مخالفو صلیب پر نظر کرو کہ مسیح آپ تمہاری خاطر لعنت ہوا۔ مسیح کل چھے گھنٹہ لعنت کے تحت میں رہا اور لعنت کا بوجھ بنی آدم سے اُتار کر پھر موت کی طرف رجوع ہوا اور تین دن رات موت کے قبضہ میں رہا اور تیسرے دن موت پر فتح پاکے اور قبر کے بند کو توڑ کے جی اُٹھا۔ یوں مسیح نے لعنت اور موت کا فتویٰ بنی آدم پر سے موقوف کرایا ۞

مسیح کی بے گناہی۔ مسیح کی بے گناہی تمام دنیا پر اظہر من الشمس ہے۔ مسیح نے یہودیوں کو کہا کہ تم میں سے کون مجھ پر گناہ ثابت کرسکتا ہے سب کی زبان بند رہی اور پلاطوس نے کہا کہ میں اس میں کچھ قصور نہیں پاتا۔ مسیح کی زندگی اس دنیا میں تھی اس وقت کسی کو یہہ جرأت نہ ہوئی کہ کوئی گناہ اس پر ثابت کرے۔ اور بعد اس کے آسمان پر جانے کے بھی کسی کو یہہ جرأت نہ ہوئی کہ مسیح میں کوئی گناہ ثابت کرے۔ بڑے بڑے مخالفوں اور معترضوں اور دہریوں نے کوشش کی کہ مسیح میں گناہ ثابت کریں لیکن مایوس ہوگئے اور بے گناہی مسیح اب تک ثابت ہے اور کئی مرزا جیسے سر پیٹ پیٹ کر مر گئے۔ مگر مسیح اب سے ابد تک زندہ ہے۔ وہ جو ہمارے واسطے لعنتی ہوا تھا۔ وہ جو ہمارے واسطے موت کے بند میں رہا وہی فتحیاب ہوا۔ اور جو اس پر ایمان لاتا ہے وہ خدا کے فضل کے سایہ میں ہے اور جو ایمان نہیں لاتا وہ خدا کی لعنت کے تحت میں ہے اس واسطے کہ وہ مسیح فتحیاب پر ایمان نہ لایا۔ اے مرزا ہماری آخری التماس ہے۔ اے مخالفو ہماری عرض ہے۔ اے دنیا کے لوگو مسیح تمہارے واسطے لعنت ہوا اب تم کو بلاتا ہے اس پر ایمان لاؤ تاکہ زندگی پاؤ۔

کہ صلیب کا کلام ہلاک ہونے والوں کے نزدیک بیوقوفی ہے پر ہم نجات پانے والوں کے لئے خدا کی قدرت ہے۔ ۱ قرنتیوں ۱ باب ۱۸ آیت ۞

راقم

جان کینٹل

بقیہ

ایکٹ

نیک سامری (ایک شخص یروشلم سے یریحا کو جاتا تھا)

مسافر۔ ہائے میں دکھ میں ہوں مجھ پر رحم کر
میرے حالِ زار پر تو کرم کر ۂ

کسی پنڈت کا تلک لگائے جنیؤ (زنار) ڈالے مالا جپتے دھوتی باندھے کھڑاؤں پہنے اُدھر سے گذرنا۔ اور یہہ کہتے ہوئے رستہ چھوڑ دینا۔

پنڈت۔ کون ہے میں جانتا اس کو نہیں
اس کو اے دل میں تو سکتا چھو نہیں
اس کے سر پہ ہے نہیں چوٹی کوئی ۂ
اور اس میں میرے مت کی بو نہیں ۂ
تلک ماتھے پر نہیں ہے دھرم کا
ہائے گر لگ جائے پھر دل تو نہیں
اس کو میں جانوں کوئی ہوگا ملیچھ
اس میں کچھ زناریوں کی خو نہیں ۂ

مسافر۔ ہائے پنڈت جی مراجاتا ہوں میں
گھونٹ پانی دو گھٹا جاتا ہوں میں

ادھر سے ایک فریسی ویسے ہی جُبہ پہنے گذرتا ہے۔

فریسی۔ آہ و زاری کون کرتا ہے یہاں
ٹوٹ کس کے سر پڑا ہے آسماں
ہے کوئی لاریب شہدا باج گیر
کون ایسے پر بھلا ہو مہربان
میں تو جانوں ہے بڑا کوئی پلید
اس طرح جو کر رہا ہے زاریاں ؂
میں فریسی اور حافظ شرع کا ؂
ہاتھ اس کو میں لگا سکتا کہاں
میری تسبیح و لبادہ پاک ہے
میرے ہیں مداح سارے مردماں
میں نمازی پاک دامن متقی ؂
میری نیکی آسماں تک ہے عیاں
ہفتہ میں دو بار روزہ میں رکھوں
مال کی بھی دہیکی دوں بیگیاں

مسافر۔ کوئی پُرساں حال میرا ہے نہیں
کاش میری جاں نکل جائے کہیں

(ایک سامری مسافر دور سے دردناک آواز پر کان دھرتا ہے)

سامری۔ ہائے کی آواز ہے کچھ آرہی ؂
جان ہے یاں کوئی دکھ بھی پا رہی
کوئی ہے لاریب دُکھیا اس جگہہ
جس کی جاں ہے دُکھ مصیبت پا رہی
کاش میں اس کی مدد کچھ کر سکوں
ہے صدائے غم میری جاں کھا رہی

(سامری مسافر کے نزدیک پہنچکر)

سامری۔ کون تجھ کو اس جگہہ لایا بتا ؂
کیا ہوا تجھ کو بتا دے ماجرا
کون ہے تو کس جگہہ گھر ہے ترا ؂
کس نے ایسا حال تیرا کر دیا ؂
کس نے تجھ کو مار کر ڈالا یہاں
کون گھایل تجھکو ایسا کر گیا
ہائے تجھ پر کس طرح ایسی بنی ؂
کچھ بتا دے حال تو مجھ کو ذرا ؂
کون ہے تو بے رحم اے میرے عزیز
جس نے تیرا اس طرح کچلا کیا

(مسافر آہ سرد بھر کر اور گا کر رونی آواز سے)

مسافر۔ کیا حال اپنا تجھ سے بیاں میں بھلا کروں
آفت میں پھنس گیا ہوں مجتبیٰ میں کیا کروں
چوروں نے مجھکو مار کے گھایل کیا ہے دیکھ
حالت کو اپنی دیکھ میں آنسو بہا کروں
بھوکا پیاسا دُکھ میں تڑپتا ہوں صبح سے
کبتک میں اپنی جان پہ دُکھ کو سہا کروں
میرے بدن سے نالیاں خوں کی ہیں بہہ رہی
طاقت کہاں ہے رونیکی محشر بپا کروں

سامری روکر۔ (زخموں کو باندھتا ہے)

زخموں کو تیرے دھو کے میں مرہم لگاؤنگا
پٹی میں اپنے ہاتھ سے اُن پر چڑھاؤنگا
تجھکو سرا میں لیچلوں ہمت ذرا تو کر
کاندھے پہ اپنے تجھکو میں اسدم بٹھاؤنگا
آرام تجھکو جلد وہاں پر ملے گا جان
کھانا جو چاہے تجھکو وہ کھانا کھلاؤنگا

(سامری کندھا جُھکا کر)

ہمت نہ ہار میرے تو کاندھے پہ بیٹھ جا
اپنے بدن پہ تیری مصیبت اُٹھاؤنگا

(مسافر کاندھے پر چڑھ جاتا ہے۔ دونوں سرا کو جاتے ہیں)

سرا کا نظارہ۔

(بھنگی چرسی پوستی بھٹھارن بیٹھے ہیں)

ایک بھنگی۔ کونڈا ڈنڈا ہاتھ میں لیکر۔

بھنگ لاؤ رنگ جن تین لوک کا سے ہیں
سوئی جائیں ترک جو کر بھنگ تجیں نیا سے ہیں

دوسرا بھنگی حلوے کا دونا ہاتھ میں لیکر۔

بیٹا ہو کے بھنگ نے پیے بیٹا نہیں وہ بیٹی ہے
جس حلوے میں بھنگ نہ ہوئے حلوا نہیں وہ لیٹی ہے

تیسرا بھنگی۔ لنگوٹ کسے ہوئے۔

بھنگ عجب رنگ دگر رنگ نباشد
وہ بستی ہے ویران جہاں بھنگ نباشد
وہ گھوڑا ہے بیکار جہاں ترنگ نباشد
وہ لشکر ہے ویران جہاں جنگ نباشد

پوستی۔ پوست ملتا ہوا۔

جو مزا پوست کے ہے پینے میں
وہ جہان کے نہیں خزینے میں
افیمی بھی پیادے چلاتے ہیں
حقہ باز حقہ بازی کر رہے ہیں

بھٹھیارن۔ چلو مسافرو کھاؤ گرم ہے یاں روٹی
پلاؤ قورما تیار بھونی ہے روٹی

(بہشتی مشک اُٹھائے ہوئے بھٹھیارن کی آواز سُنکر کہتا ہے)

بہشتی۔ آج تو بی جی کا قورما پک رہا ہے۔

بھٹھیارن۔ چل بے دو کوڑی کا بہشتی ہو کر اشراف زادیوں اور نواب زادیوں سے دل لگی کرتا ہے۔

پوستی پینک میں۔

واہ بی مترانی نواب زادیوں کی ایک ہی کہی خوب لیا۔ یہہ بہشتی چار کوڑی کا آدمی بی صاحبہ کے

منہہ آتا ہی۔ بی صاحب کچھ نقل تو دینا۔

سامری۔ مسافر کو لاکر چارپائی پر ڈالدیتا ہی۔ اور بھٹھیارن سے یوں کلام کرتا ہی۔

سامری۔ کیوں بڑی بی یہہ مسافر تمہارے سپرد کروں۔ تو کیا تم رکھ لوگی ؟

بھٹھیارن۔ کیوں نہیں بڑے میاں۔ اپنے پیٹ کے لئے رکھنا ہی۔ کچھ تم پر احسان کرنا ہی۔

(اب آہستہ آہستہ بھنگی پوستی کھسکتے جاتے ہیں)

سامری۔ تو کیا اس کی اچھی طرح خبرداری کروگی۔

بھٹھیارن۔ میاں تمہارے پیسے خبرداری کریں گے میں حاضر ہوں۔

سامری۔ تو کیا اس کے دوا دارو میں تو فرق نہ آوے گا ؟

بھٹھیارن۔ مٹک کر ناک پر انگلی رکھکر۔

لو میں تو کہہ رہی ہوں یہ تم کو یقین نہ آوے تو میں کیا کروں۔

سامری۔ لے یہہ دو روپے آٹھ آنہ روز کے حساب سے میں تمہیں دیئے جاتا ہوں جو اس سے زیادہ خرچ ہوگا میں آکر دونگا۔

سامری مسافر سے۔

فی امان اللہ اب جاتا ہوں میں
خیر سے پھر جلد لوٹ آتا ہوں میں

مسافر سامری سے گاکر شکریہ ادا کرتا ہی اور آہستہ آہستہ گاتے ہوئے نکلتے جاتے ہیں۔

مسافر

جیتا رہا تو یاد رکھونگا عمر بھر
بھولوں نہ تیرے آنے کو بچے خاکسار

الفت سے مجھکو کاندھے پہ لا نا اٹھا یہاں
روئے زمیں پہ دیکھا نہیں تجھسا مہرباں

احسان تیرا بھول میں سکتا نہیں کبھی
حافظ ترا خدا رہے اللہ والغنی

اس سے نہیں ہی بڑھکے محبت جہان میں
الفت یہ بس ختم ہی مسیحا کی شان میں

واعظ جہاں میں تو بھی اسی طور کام کر
بندہ مسیح کا تو ہی مسیحا کا نام کر

یسوع مسیح اللہ ہی

جناب ایڈیٹر اخبار نورافشاں سلامت۔

تسلیمات عرض۔ آج قران شریف کی تلاوت کرتے ہوئے اس مقام پر بندہ پہنچا جہاں خداوند یسوع مسیح کی عجیب وغریب معجزانہ پیدایش کا بیان ہی وہاں کیا دیکھا ؟

وہ دیکھا جس کی بابت ہمارے مسلمان بھائی ناحق مسیحیوں سے لڑنے کو آمادہ ہوتے ہیں اس مقام کے ملاحظہ سے واضح ہوتا ہی کہ مصنف قران نے بھی قریب قریب مسیح کی خدائیت کا بیان اُسی طریقہ پر کیا ہی جو بائبل کا بھی ہی چنانچہ دیکھو سورہ آل عمران رکوع ۵ اِن اللہ مبشرک بکلمتہ۔ تحقیق اللہ بشارت دیتا ہی تجھ کو (مریم کو) کلمہ کی جیسا کہ یوحنا کی ۱: ۱ میں خداوند کو کلمہ کہا گیا ہی پھر اس کی یہہ عزت ہی۔ وجیہاً فی الدنیا والآخرۃ من المقربین۔ آبرووالا بیچ دنیا کے اور آخرت کے اور نزدیکی والوں سے پھر خداوند مسیح قران شریف میں فرماتا ہی۔ انی قد جیئتکم بآیت من ربکم۔ تحقیق آیا ہوں میں تمہارے پاس ساتھ ایک نشانی کے پروردگار تمہارے سے یہہ قول اس قول کے برابر ہی جو یوحنا کی انجیل میں ہی۔ یسوع نے انہیں کہا اگر خدا تمہارا باپ ہوتا تو تم مجھے عزیز جانتے کیونکہ میں خدا سے نکلا اور آیا ہوں۔ ۸: ۴۲۔ معلوم ہوتا ہی کہ سوا مسیح کے اور کسی پیغمبر نے خدا کے پاس سے آنیکا ایسا دعویٰ نہ تو بائبل میں اور نہ قران میں کیا ہی۔ مصنف قران انجیل کے موافق اس طرز بیان سے مسیح کی ذات کی طرف اشارہ کرتا ہی کہ اس کی موجودگی خدا کے پاس تھی اور خدا کے پاس سوا خدا کے اور کون موجود ہوسکتا ہی چنانچہ یوحنا ۱: ۱ میں اس بات کا یوں بیان ہوتا ہی کہ ابتدا میں کلمہ تھا اور کلمہ خدا کے ساتھ تھا اور کلمہ خدا تھا۔ اب ہم اس نشانی کا بیان قران شریف میں دیکھیں جو اس کی الوہیت پر پورا گواہ ہی خداوند مسیح قران شریف میں فرماتا ہی کہ انی اخلق لکم من الطین۔ تحقیق میں پیدا کرتا ہوں تمہارے واسطے مٹی سے۔ ہمارے مسلمان مترجموں کی یہہ نہایت بُری عادت ہی کہ ہر ایک لفظ کے معنے بدلتے ہیں جب وہ مسیح کے حق میں آتا ہی لیکن جب وہی لفظ کسی دوسرے کے حق میں ہو تو اُسے جیسا کا تیسا رہنے دیتے ہیں اور یہہ بات علمائے دین کی شان کے بالکل خلاف ہی۔ یہاں آیت میں اخلق لفظ ہی جس کے معنے اصلی پیدا کرنے کے ہیں اور وہ سوائے خدا تعالیٰ کے اور کسی مخلوق کے حق میں بولنا کفر اور شرک ہی۔ پس چونکہ وہ لوگ پہلے ہی سے خداوند مسیح کی خدایت کے منکر ہیں لہذا جب یہہ لفظ اس کے حق میں قران میں دیکھا جھٹ اس کے معنے بدل ڈالے۔ یہہ خیال کرکے کہ یہہ پیدا کرنا سوا خدا کے اور کسی دوسرے کے حق میں استعمال کرنا کفر ہی مگر یہہ نہ خیال کیا کہ جب اصل مصنف قران خود اس لفظ کو مسیح کے حق میں رقم کرتا ہی اور کفر کا دھبہ اپنے اوپر آنے دیتا ہی تو

مترجموں پر کون الزام وارد کر سکتا ہی واقعی بات یہہ ہی کہ مسیح خدا ہی تب تو استنے بڑے لایق مصنف قران نے بے دھڑک اخلق کا لفظ خداوند مسیح کے حق میں لکھدیا۔ اب ترجمہ کرنے والوں کے لیس لوت سے کام نہیں چلنے کا اور ہم کو کامل یقین ہو گیا کہ مصنف قران بھی اس کو صفات الٰہی خالقیت منسوب کرتا ہی۔ شاید آپ پوچھیں گے کہ قران کے مترجموں نے ایسا ادل بدل کہاں پر کیا ہی تو نظیر کے واسطے اسی اخلق کے اوپر چوتھی سطر میں یخلق کا لفظ ملاحظ فرمائے وہاں وہ لفظ خدا باپ کے حق میں مصنف قران نے استعمال کیا ہی۔ کذلک اللہ یخلق مایشاءُ اسی طرح اللہ پیدا کرتا ہی جو چاہتا ہی یہاں پیدا کرنا یخلق کا ترجمہ کیا ہی اور مسیح کے حق میں اخلق کا ترجمہ بناتا ہوں کیا ہی یہہ صرف مترجموں کی خوش فہمی ہی ورنہ پیدا کرنا اور بنانا بھی ایک ہی مطلب ادا کرتے ہیں۔ اگر ہم یوں کہیں کہ اسی طرح اللہ بناتا ہی جو چاہتا ہی تو بھی وہی مطلب رہتا ہی جو پیدا کرنے میں ہی۔ اسی طرح مسیح کے حق میں پیدا کرنا کہو یا بنانا کہو اصل مطلب میں اور اس کی قدرت خالقیت میں کچھ فرق نہیں پڑتا۔ اس آیت میں خداوند جل شانہٗ فرماتا ہی۔ کھیئتہ الطیر فانفخ فیہ فیکون طیراً۔ مانند صورت جانور کے پس پھونکتا ہوں میں بیچ اس کے پس ہو جاتا ہی جانور۔ لیجئے جناب ایڈیٹر صاحب اس سے زیادہ صاف اور کھُلم کھُلا خدائی دعویٰ اور کیا ہو سکتا ہی۔ ایسے شاندار اور جلالی الفاظ صرف پیغمبر کبھی نہیں بول سکتا یہہ طرز کلام سوا جناب باری کے اور کوئی استعمال نہیں کر سکتا۔ علاوہ بریں فانفخ فیہ کا دعویٰ سوا خدا تعالیٰ اور اس کے مسیح کے کسی دوسرے شخص نے نہیں کیا ہی۔ دیکھو سورہ حج رکوع ۱۳ یہی الفاظ نفخت فیہ۔ پھونک دوں بیچ اس کے خدا کی شان میں وارد ہوا ہی۔ پھر سورہ سجدہ رکوع ۱ نفخ فیہ اور پھونکا بیچ اس کے یہہ بھی خدا ہی کی شان میں تحریر ہوا ہی۔ پھر سورہ انبیا رکوع ۵ فنفخنا فیہا۔ مریم کے حق میں۔ پس پھُونکا یا ہم نے بیچ اس کے یہہ بھی خدا تعالیٰ کی طرف منسوب کیا جاتا ہی پس روح کا پھونکنا سوا اس کے کہ پھونکنے والا خدا ہو کسی انسان کے حق میں درست نہیں ہو سکتا۔ ان دو دلایل سے مجھے کامل یقین ہوا کہ قران شریف اس خاص مسئلہ الوہیت مسیح کی بابت ہم سے کوئی اختلاف نہیں رکھتا۔ پھر کیوں نہ ہم واعظین گاہے ماہے قران کا مطالعہ کرتے رہیں اور کیوں نہ ہم مسلمان بھائیوں سے درخواست کریں کہ وہ ازسرِنو بلا تعصب قران کو پڑھیں اور جہاں تک ہو سکے مترجموں کے الفاظ پر ایمان کی بنیاد نہ ڈالیں بلکہ اصل زبان کی خود ہی تحقیق کر لیا کریں۔ اگر وہ ایسا کریں تو یقین ہی کہ بہتیرے مسایل جو مسلمانوں اور مسیحیوں میں مختلف ہیں اور جن کے سبب سے باہم بے فایدہ جھگڑا پیدا ہوتا ہی آسانی سے طی ہو جائیں گے۔ میرے خیال میں جس طرح مسئلہ توحید اتفاقی ہی اسی طرح ہمارے اور مسلمان بھائیوں کے درمیان مسئلہ الوہیت مسیح بھی غیر اتفاقی نہیں ہی۔ آخر میں ہم کہتے ہیں کہ مسیح سب کا خدا مبارک ہو۔ آمین۔

رذیل اقوام اور ہمارا کام

اس بھاری مسئلہ پر قلم اُٹھانے سے پیشتر مناسب معلوم ہوتا ہی کہ لفظ رذیل کی واضح تشریح کر لی جاوے کیونکہ آج کل بقول ایک نہایت سرگرم خادم الدین کے خدا نے شریف اقوام کی طرف سے اپنا رُخ پھیر کر رذیل اقوام پر آسمانی بادشاہت کا دروازہ کھولا ہی۔ واضح رہے کہ ہم مسیحی منادی یورپ اور امریکہ میں منادی نہیں کرتے ہیں بلکہ ہندوستان میں اس واسطے ضرور ہی کہ ہندوستان کی رسم و رواج سے واقف ہوں نہ کہ یہودیہ اور فلسطین کے۔ ملک ہند کے باشندے شروع ہی سے چار حصوں میں تقسیم کئے گئے ہیں منجملہ ان کے ۳ حصہ شریف کہلائے یعنے برہمن چھتری ویش۔ باقی چوتھا حصہ شودر کہلاتا ہی۔ لفظ شودر بہت وسیع ہی اس دایرہ میں نہ صرف کل بقیہ اقوام ہند خواہ وہ پہلے سے موجود تھیں مثلاً اصلی باشندگانِ ہند خواہ بعد میں غیر ممالک سے آکر آباد ہوں مثلاً مسلمان اور عیسائی وغیرہ بلکہ خود برہمن بھی بعض افعال کے ارتکاب پر شودر کہلا کر اس دایرہ میں آجاتے ہیں۔ بعض حسد پسند طبایع قوم کایستھ کو بھی جن کا شروع سے پیشہ علمی رہا ہی اسی دایرہ شودر میں شمار کرتے ہیں اس ساری طویل بحث کو چھوڑ کر بہت جلد ان اقوام کی طرف رُخ کرتے ہیں جو رذیل نہیں بلکہ ارذل کہلاتے ہیں مثلاً دہانک۔ پاسی۔ چمار۔ بھنگی سب سے زیادہ سرگرم خادم الدین کے خیال میں خدا نے صرف بھنگیوں کے واسطے آسمانی بادشاہت کا دروازہ کھولا ہی اور رذیل قوم سے ان کی مراد صرف یہی ایک قوم ہی۔ اب ہم دیکھنا چاہتے ہیں کہ ہندوستان کے باشندوں نے اس قوم کو زیادہ گھنونا اور چھوت کیوں خیال کیا ہی۔ اور یہودیہ کے سامریوں اور قوم اسرائیل کے محصول لینے والوں کے ساتھ ان کو کیا نسبت اور ناتا ہی اور

کوئی وجہ ہو کہ پولوس رسول کے کمزوروں اور حقیروں سے صرف یہی بھنگی مراد ہوں۔

ہمارے خیال میں کوئی قوم رذیل دو ہی اعتبار سے ہو سکتی ہو۔

اوّل یا تو وہ روحانی طور سے گندگی میں مبتلا ہو مثلاً ناخدا شناسی بُت پرستی زناکاری۔ دروغگوئی۔ دشمنی۔ کینہ۔ بغض و حسد وغیرہ جن سے آدمی ناپاک ہوتا ہو اور اس لحاظ سے کل بنی آدم معہ خود آدم رذیل ہیں یہاں نہ کوئی یہودی ہو اور نہ یونانی نہ یورپین نہ ہندوستانی نہ عالم نہ جاہل نہ شہری نہ دیہاتی پس حسب فرمان واجب الاذعان الربنا یسوع المسیح سب قوموں کو شاگرد کرو۔ ہندوستان کی کل قوموں کے واسطے آسمانی بادشاہت کا دروازہ کھلا ہو۔

دوم یا تو وہ جسمانی طور سے گندگی میں مبتلا مثلاً میل سے گھن نہ کرنا بلکہ خاص اسی پیشہ کو اختیار کرنا اور اسی میں خوش رہنا۔ معلوم ہوتا ہو کہ اہل ہند نے بھنگیوں کو اسی لحاظ سے رذیل بلکہ ارذل گردانا ہو اور وہ ان سے سخت گھن کرتے ہیں یہاں تک کہ اگر بھنگی کے ہاتھ صاف بھی ہوں تو بھی اس سے شک بیٹھ کرنا ایسا ہی سمجھتے ہیں جیسا یوروپین خادم الدین کسی کوڑھی کو گو خداوند نے اُسے چھوا ہی ہو۔ یہہ بات ظاہر ہو کہ ہمارے گھر کی عورتیں اپنے بچوں کا میلا اُٹھاتی ہیں اور اکثر بیماری میں جوانوں اور بوڑھوں کا میلا صاف کرنا ہوتا ہو۔ بلکہ ہر ایک مرد اور عورت کم سے کم دن میں دو یا ایک بار اپنا میلا آبدست کے وسیلہ پاک کرتا ہو تو بھی اہل ہند انہیں رذیل نہیں کہتے اور ان سے گھن نہیں کرتے اس کا فرق ناظرین اخبار خود سمجھ سکتے ہیں۔ ہم صرف یہہ بات دکھلانا چاہتے ہیں کہ بھنگیوں کی رذالت ہندوستان میں روحانی غلاظت کے اعتبار سے نہیں مگر جسمانی حالت کے اعتبار سے ہو اور یہی سبب ہو کہ جب ہمارے دیسی منادان بھنگیوں سے خلا ملا رکھتے ہیں تو نہ انہیں حجام میسر آتا ہو اور نہ دھوبی اور نہ وہ بازاروں میں سودا خرید سکتے ہیں اور نہ کسی ہندو کو ہاتھ لگا سکتے ہیں۔

اس ساری بحث کا خلاصہ یہہ ہو کہ رذیل اقوام خاصکر بھنگیوں کے واسطے آسمانی بادشاہت کا دروازہ اس واسطے نہیں کھولا گیا کہ ان پر صرف پانی چھڑک کر الگ ہو جاؤ کیونکہ اس میں تو کل اقوام ہند شامل ہیں اور لازم ہو کہ سب کو بپتسمہ دیا جاوے بلکہ یہہ غرض ہو کہ ان کا جسمانی میل بھی جلایا جاوے اور وہ نفرت انگیز پیشے جس سے نہ صرف منادوں ہی کو بیجا تکلیف ہوتی بلکہ خود مسیحی مذہب کی حقارت ہوتی ہو۔ اہل ہند عیسائیوں سے نفرت نہیں کرتے مگر عیسائیت سے اور اس قصور کے ہم خود جوابدہ ہیں۔ بس چاہئے کہ بھنگیوں کو بپتسمہ بھی دیں اور ان کا پیشہ چھڑا کر عمدہ کاموں کاشتکاری وغیرہ میں لگا دیں تا کہ مسیحیت کا جلال ہو ؛

راقم

ک۔ ن

سوال جواب طلب

مصنف کتاب مسیحی دین کی اصولی باتیں اپنی کتاب کے ۱۱۰ صفحہ سطر ۱۰ میں یوں فرماتے ہیں کہ (یہاں اس سوال کا بھی اچھا موقع ہو کہ آیا انسانی روح والدین سے موروثی طور سے آتی ہو۔ یا خدا کی مرضی سے آدمی کی پیدائش کے وقت ہر ایک کو نئی ملتی ہو؟ پہلی رائے سے موروثی گناہ کی تعلیم کچھ روشن ہوتی ہو۔ دوسری رائے ہر فرد بشر کی ذمہ داری سے اور بحیثیت مجموعی مقدس نوشتوں سے زیادہ تائید پاتی ہو۔ اس رائے کی کہ ساری روحیں شروع ہی سے موجود ہیں مقدس نوشتے کچھ تائید نہیں کرتے) آپ نے مسئلہ تو نہایت ہی دقیق اور مزیدار چھیڑا مگر اس کے جواب کو غنچۂ گل کی طرح شگفتگی سے باز رکھا۔ اب مصنف کتاب اور دیگر ناظرین اخبار ہذا سے ملتمس ہیں کہ براہ بندہ نوازی صاف جواب سے ممنون فرمائیں ؛

راقم

گنیش داس واعظ ترن تارن

خوشخبری ہڈیوں میں فربہی پیدا کرتی ہو

امثال ۱۵: ۳۰

مندرجہ بالا قول دنیا کے سب سے بڑے دانا بادشاہ حضرت سلیمان کا ہو جو بڑا تجربہ کار اور عالم و فاضل اور نبی بھی تھا حقیقتاً خوش خبری کی صدا جو دُکھ و غم کی اندوہگینی کی حالت میں سُنی جاوے آدمی کی ہڈیوں کو موٹا کر دیتی ہو۔

اگر ایک حبس دوام کے قیدی کو رہائی کی خبر مل جاوے تو کیا وہ خوشی اور شادمانی سے پھول نہ جاویگا؟ اور اگر ایک گدا محتاج نان شبینہ کو تاج شاہی حاصل ہو جاوے تو کیا وہ خوشی کے مارے کبھی گز فربہ نہ ہو جاویگا؟ یا اگر ایک آہ و واویلا کرتے ہوئے



مرض و دُکھ میں مبتلا مریض کو شفا کی اکسیر دوا مل جاوے جس سے وہ صحت یاب ہو جاوے تو کیا وہ باغ باغ نہ ہو جاوے گا؟ غرضکہ اگر کسی مایوس اور غم زدہ کو اس کی امید سے بڑھکر کوئی بخشش اور نعمت مل جاوے جو اس کے خواب و خیال میں بھی نہ تھی کیسی خوشی اور شادمانی نہ ہوگی؟ علاوہ ازیں اگر گناہ کے سخت بند میں پڑے ہوئے عمر قیدی اور شیطان کے جال میں پھنسے ہوئے دام عصیاں کے اُلجھے ہوئے عاصی گنہگار اور روحانی نعمتوں سے محروم و نادار اور کنگال مجرم کو۔ اور مرض گناہ کے سخت مریض اور ناتواں کو۔ از حد مایوس اور غمناک بحر عصیاں میں مستغرق انسان کو ایسی حالتوں سے رہائی کی خوشخبری مل جاوے تو کیا اس کے لئے خوشی کا مقام نہ ہوگا؟ اور کیا اس کی ہڈیاں فربہ نہ ہونگی؟ ہاں ضرور وہ ایسی نعمتوں سے دفعتہً فیضیاب ہو کر ایسی خوش خبری کے دینے والے کا غلام تا زیست بن جاویگا اور ہرگز ایسے احسان کو نہ بھولیگا۔ اور اس کی ہڈیاں موٹی ہو جاوینگی صاف ظاہر ہے کہ گنہگار انسان کی حالت گناہ اور برائی کے سبب سے ناگفتہ بہ بن گئی ہے۔ اب اس کے لئے انواع و اقسام کی تکلیفات اور آخرکار دوزخ کا سخت عذاب موجود ہے اور اس کے سامنے سے آخر تک سوا مایوسی اور ہلاکت کے اور کچھ نظر نہیں آتا۔ اگر ایسے نازک اور پُرخطر وقت میں اس کو ان تمام آفات سے رہائی کی خوشخبری مل جاوے تو کیا اس کے واسطے خوش نصیبی اور راحت کا موقعہ نہیں ہے؟ ہاں ضرور بلکہ بڑی غنیمت کا مقام ہے۔

اب ایسا ہی ہوا ہے خدا نے گنہگاروں پر نہایت رحم کیا ہے کہ انسان کی حالت زار پر ترس کھا کے اپنا اکلوتا بیٹا بخشا ہے جس نے گناہ کا کفارہ دیکر خدا کے عدل کے بھاری تقاضے کو پورا کر دیا ہے اور اب اس فعل کے عوض میں خدا کی رحمت کا دروازہ گنہگاروں کے لئے کھل گیا ہے اور اس لئے مژدہ عام مشتہر ہو چکا ہے کہ جو کوئی مفت خدا کی رحمت کو لینا چاہے وہ گنہگار خداوند یسوع مسیح کے وسیلے سے تمام آفات سے بری کیا جاویگا اور اس کو نجات کی برکت اور اس کے متعلق دیگر تمام خوبیاں ملینگی پر اس میں صرف یہہ شرط لگائی گئی ہے کہ گنہگار انسان اوّلاً تمام گناہوں سے توبہ کرے یعنے ان سے دست بردار ہو اور دوئم کہ خدا پر اور اس کے بیٹے پر جس نے رحمت کا دروازہ کھولا ہے ایمان لاوے تو وہ بخشا جاویگا۔ اور یہہ خوشخبری انجیل مقدس میں مرقوم ہے اور جو گنہگار اس کلام مقدس کی باتوں کو سُنے پڑھے اور قبول کر لیوے تو ضرور نجات پاویگا اور اس کی حالت بدل جاویگی اور وہ خدا کی رحمتوں کو حاصل کر کے آسمانی خوشی میں داخل ہوگا۔ پر اگر کوئی اس کو رد کریگا تو یقین جانے کہ اور کوئی دوسری راہ خدا کے قہر سے بری ہونے کی دنیا میں نہیں ہے۔ وہ ضرور ہلاک ہو جاویگا ٭

واقــــــــــــــتم

جے۔ ایس

کرتے جوں کو وہ نہیں ہم تو سخن میں سبقت

پر وہ کچھ ہم سے سُنیگا جو کہیگا ہم کو

اخبار عام مورخہ ۱۷ مئی نے جو نور افشاں پر ایک اناپ شناپ نوٹ چُست کیا ہے اس سے صاف ثابت ہوتا ہے کہ اخبار عام ضابطہ کے نشیب و فراز کو نہیں دیکھتا اور مہذب پیرایہ میں اظہار مطلب کرنا رموز انشا پردازی کا اصول نہیں سمجھتا اسی سبب سے کئی اخباروں کو گذشتہ سالوں میں اس پر ایسے ایسے آوازے کسنے پڑے کہ جن کے اظہار سے توبہ ہی بھلی ایک آریہ اخبار نے تو وہ صلواتیں سُنائیں کہ پناہ بخدا اسی طرح ایک میرٹھ کے اخبار نے وہ خبر لی کہ حضرت یاد رکھیں گے۔ یہہ سب کچھ طرز ادائے سخن کی بدولت ہوا۔ گذشتہ سالوں میں جب اخبار عام نے ولائتی چٹھی کے ذریعہ سے نور افشاں پر بار ہا حملہ کیا تو اس وقت بھی نور افشاں نے عزیز احمد کا بھانڈا عین بیچ چوراہے کے پھوڑ ڈالا تھا اور نہایت مدلل آرٹیکل لکھکر اخبار عام کو راہ راست پر لانا چاہا مگر اخبار عام نے نہ ماننا پر نہ مانا۔ آخر سرکار کو وہ ٹون پسند نہ آئی۔ اور ولائتی چٹھیوں کے چھاپنے کی ممانعت کی گئی۔ لہذا اب ہم پھر خبردار کرتے کہ ہمارا عرصہ دراز سے نور افشاں سے تعلق چلا آتا ہے اس عرصہ میں نور افشاں ہمیشہ ضابطہ کا پابند رہا ہے۔ مخالفین نے اس کی شکایت میں گورنمنٹ آف انڈیا تک جھک مارا مگر ہمیشہ منہہ کی کھائی ٭

رکھنا قدم سنبھلکے گر امتیاز ہے

دنیا میں ہر جگہہ پہ نشیب و فراز ہے

د۔ ن۔ ا۔ اسسٹنٹ اڈیٹر

نور افشاں

لودیانہ

بقیہ

ویدکا واحد خدا

س ۷ - پرانوںمیں ویدک یافیلسوفک برہم کو کیسا تصور کیا گیا - ؟

ج - پرانوں میں ویدک برہم سے برہما نامے ایک مشہور دیوتا بن گیا وہ ترمورتی کا پہلا اقنوم ہے جس کا کام پیدا کرنا ہو - برہما سے دنیا کے خلق ہونے کے بارے میں مختلف کہانیاں گھڑی گئی ہیں - ایک کہانی کے مطابق برہمانے ایک خوبصورت لڑکی بنام سرسوتی کو پیدا کیا پھر اُسی سے خلقت کو جنا - کہتے ہیں کہ برہما کے چار منہہ میں فی منہہ سے ایک ایک وید پیدا ہوا - اور یہہ بھی کہتے ہیں کہ اس کے منہہ سے برہمن بازو سے چھتری ران سے ویش اور پانوں سے شودر پیدا ہوئے -

س ۸ - زمانہ حال میں برہما کی کیسی پرستش ہوتی ہے ؟

ج - زمانہ حال میں برہما ایک بڑا دیوتا تو گنا جاتا لیکن سوائے اور دیوتاؤں کے پرستش کے ساتھہ اُس کی الگ پرستش نہیں ہوتی پشکر میں برہما کے نام سے ایک مندر ہے اُسکے سوائے اور کہیں کوئی مندر نہیں نظر آتا زمانہ حال میں وشنو شیو - اور اُن کی شکتیوں کو ایسی فضیلت حاصل ہوئی کہ اُن کے سامنے اور دیوتاؤں کی پرستش معدوم ہوگئی -

س ۹ - پرجاپتی کون ہو ؟

ج - لفظ پرجا کے معنے خلقت اور پتی بمعنے مالک یوں پرجاپتی کے معنے خلقت کا مالک ، ہے رگوید میں پرجاپتی اور وشوکرمہ کا رتبہ قریب یکساں ہو - کہیں کہیں سورج کے دیوتا سوتری کو بھی پرجاپتی کا لقب دیا گیا - لیکن رگوید کے دسویں منڈل ۱۲۱ اسکتہ کو پڑہنے سے اغلب ہے کہ پچھلے زمانے کے رشیوں کی سمجھ میں واحد خدا کا خیال کسقدر پیدا ہوا اسی کو انہوں نے پیچھے سے پرجاپتی یا خلقت کا مالک بھی کہا ہے -

س ۱۰ رگوید - ۱۰ منڈل ۱۲۱ سکتہ میں پرجاپتی کے بارے میں کیا بیان ہو - ؟

ج - اس سکتہ میں پرجاپتی کو ہرنیاگربہہ لقب دیا گیا اس کے بارے میں یوں لکھا ہو - کہ وہ پیدا ہوتے ہی ساری خلقت کا اکیلا مالک بنا اس نے زمین اور آسمان کو اپنی اپنی جگھوں پر قائم کیا - اُسنے روح اور طاقت دی ہو اُسکے احکام دیوتے مانتے ہیں اس کا سایہ غیر فانیت ہے موت اس کے تابع ہے - وہ اپنے جلال سے جانداروں کا اکیلا مالک بنا ہے اور ان چرندوں اور پرندوں کا خداوند ہوا ہو اُسی کے جلال سے برفاں کوہ پیدا ہوئے اور زمین اور سمندر اُس کی کاریگری ہے وغیرہ -

س ۱۱ - اس بیان سے کیا ظاہر ہوتا ہو ؟

ج ۱ - یہہ کہ رشی لوگ پرجاپتی کو واحد خدا منسوب کرتے تھے اور اُس کو خلقت کا بانی قرار دیتے تھے -

۲ - یہہ کہ پرجاپتی خود پیدا ہوا ہے یہہ ایک بڑی بھید کی بات ہے پرجاپتی کس سے پیدا ہوا - کیا خدا خدا سے پیدا ہوتا ہے خلقت کے مالک کو مخلوق کہنے کی نسبت خلقت کے مالک کو خدا کا ازلی بیٹا کہنا زیادہ آسان ہے -

س ۱۲ استپتہ برہمن میں پرجاپتی کو کیا کہا گیا - ؟

ج ستپتہ برہمن ۱۰ - ۱ - ۳ - اسی پرجاپتی کو خلقت کا بانی کہا گیا -

س ۱۳ - اہل پران نے کسکو پرجاپتی کہا ہے ؟

ج - اُنہوں نے برہما کے دس بیٹوں کو پرجاپتی کے لقب سے ملقب کیا جنکے نام یہہ ہیں - مریچی - اترّی - انگیرا - پولستیا - پولہا - کرتو - دکش - وشسٹھ - بھرگو اور نارد -

س ۱۴ - پُرش کون ہے ؟

ج - رگوید کے ۱۰ منڈل کے ۹۰ سکتہ کو پرش سکتہ کہتے ہیں کیونکہ اُس سکتہ میں پرش نام معبود کی ستایش ہے - وہاں پر پرش کو خلقت کا بانی قرار دیا گیا - معلوم ہوتا ہے کہ پرش اور پرجاپتی ایک ہی معبود ہے کیونکہ دونوں کو رشیوں نے خالق کا رتبہ دیا ہے پرش سکتہ میں ہندوؤں کا ادویت مت یعنے ہمہ اوست خیال نظر آتا ہے کیونکہ یوں لکھا ہو کہ جو کچھہ ہوا یا جو کچھہ ہوگا سب پُرش ہے -

س ۱۵ - اس سکتہ میں پرش کی بابت اور کیا بیان ہے ؟

ج - یہہ کہ پرش کو بطور ذبیحہ کے لیکر دیوتاؤں نے قربانی کی اور اسی کی قربانی سے خلقت اور انتظام خلقت پیدا ہوئے -

س ۱۶ - ستپتہ برہمن میں اس امر کا کیا ذکر ہو ؟

ج - یہہ کہ پرجاپتی نے دیوتاؤں کی خاطر آپکو قربان کیا -

س ۱۷ - اننا ندیا مہابرہمن میں اس امر میں کیا ذکر ہو

ج - یہہ کہ پرجاپتی نے آپکو قربانی میں دیکر دیوتاؤں کا کفارہ دیا

س ۱۸ - ان بیانات سے کیا ظاہر ہوتا ہو - ؟

ج - یہہ کہ پرجاپتی اور پُرش ایک ہی معبود ہو وہ ہندو رشیوں کے خیال کے مطابق خالق تھا اور اُس خالق نے اپکو قربانی میں دیدیا

س ۱۹ - ویدک رشیوں کے اس خیال کی نسبت ڈاکٹر کے - ایم - بینرجی صاحب کیا فرماتے ہیں ؟

ج - یہہ کہ ویدک رشیوں کے خالق کی قربانی خداوند یسوع مسیح کی قربانی پر اشارہ دیتی ہے ÷

واقعات اور راۓ

چند بزرگوں کی اصل

(۱) جرمی ٹیلر جو کہ انگریزوں میں مشہور واعظ تھے ایک حجام کے فرزند تھے۔

(۲) فرانسس اسبیری جو کہ ملک امریکہ میں میتھوڈسٹ کلیسیا کے قائم کرنے میں اول تھے ایک مالی کے لڑکے تھے اور موچی کا کام کرتے تھے۔

(۳) کیری جو کہ بائبل کے علم میں مشہور تھے ایک راجگیر کے بیٹے تھے۔

(۴) جارج فاکس انجیل کی خوشخبری سنانے والوں میں ایک مشہور شخص ہو گئے یہہ ایک موچی کے فرزند تھے۔

(۵) ہیڈون جو کہ بڑے شاعر تھے ایک بڑھی کے بیٹے تھے۔

(۶) جان بنین جو کہ بڑے مشہور اور معروف کتابوں (جنگ مقدس) اور (مسیحی مسافر) کے مصنف تھے از حد غریب تھے۔

(۷) ذونگل جنہوں نے سوٹزرلنڈ میں پروٹسٹنٹ کلیسیا قائم کی ایک گڈریے کے بیٹے تھے۔

(۸) لوتھر ایک غریب کان کن کے فرزند تھے ایک وقت میں یہہ دروازہ بدروازہ گیت گا کے اپنی روٹی پیدا کرتے تھے۔

(۹) کلاڈیس بکینن مصنف کتاب ستاران دی ایسٹ ایک بہت ہی غریب لڑکے تھے جب وہ صاحب اس کتاب کے پڑھنے سے برما کو آئے اور بہت بڑے مشنری ہو گئے۔

(۱۰) سقراط یونان کے نامی گرامی فیلسوف ایک عام کاریگر کے فرزند تھے اور خود بھی وہی پیشہ کرتے تھے۔

(۱۱) جیکب جکمے جو ایک بڑے جرمن فیلسوف تھے ایک غریب خاندان میں پیدائش پائی بچپن ہی سے موچی کا کام سیکھتے تھے۔

(۱۲) شیکسپیر ایک غریب خاندان میں سے تھے باپ قصائی اور چرواہے تھے شیکسپیر نوجوانی سے پشم جھاڑنیوالے تھے۔

(۱۳) مارلو جو کہ شیکسپیر کے مقدم تھے ایک موچی کے بیٹے تھے۔

(۱۴) ڈانیل ڈیفو جو کہ انگریزی قصہ نویس ہیں اور رابنسن کروسو کی کتاب کے مصنف ہیں قصائی کے لڑکے تھے۔

(۱۵) گولڈسمتھ ڈبلن کے تثلیثی کالج میں کچھ کام کرتے تھے اور کالج کے فنڈ سے کچھ پرورش پاتے تھے۔

(۱۶) رابرٹ برنس ایک ہل جوتنے والے تھے۔

(۱۷) جان کیٹس جو کہ ایک بڑے مشہور شاعر تھے لنڈن کے ایک بھٹیارے کے لڑکے تھے۔

(۱۸) ٹامس کارلایل ایک کفایت شعار اور محنتی راج کے فرزند تھے۔

(۱۹) چارلس ڈکنس ایک غریب محرر کے بیٹے تھے۔

(از انڈین ایپورتھ ہیرلڈ جسنے ایپورتھ ایرا سے انتخاب کیا)

ریویو (۱) مسیحی کلیسیا کی تواریخ۔ یہہ کتاب چرچ مشنری سوسائٹی کیطرف سے رومن اردو میں شایع کیگئی ہے۔ اسمیں پہلی دو صدیوں کی تواریخ پائی جاتی ہے۔ اسکو پادری جے۔ این۔ کارپنٹر صاحب۔ ایم۔ اے۔ پرنسپل ڈوینٹی سکول الہ آباد نے تصنیف کیا۔ اس کتاب میں پہلی دو صدیوں کے عقاید اور بدعتوں کا کسی قدر تفصیل کے ساتھ ذکر کیا گیا ہے۔ اس لئے یہہ کتاب منادوں اور مشنروں کے لئے جو انگریزی سے ناواقف ہیں بہت مفید ہے۔ اس کتاب کے سات باب ہیں جن کا مضمون یہہ ہے۔ پہلا باب ان باتوں کی نسبت جو کتاب مقدس میں مرقوم ہیں۔ دوسرا باب پہلی صدی کے آخر تک کا بیان۔ تیسرا باب رومیوں کی ابتدائی حالت کا بیان۔ چوتھا باب کلیسیا کی اس شاخ کا بیان جو ملک ہند میں پھیلی ہوئی ہے۔ پانچواں باب دوسری صدی کی کیفیت۔ چھٹا باب پہلی اور دوسری صدیوں کی تصنیفات ساتواں باب۔ پہلی اور دوسری صدی کی بدعتوں کے بیان میں۔ اسکی قیمت معہ محصول ڈاک آٹھ آنہ ہے اور الہ آباد رلیجس بک ڈپو سے ملسکتی ہے۔

(۲) یسوع مسیح کی تعلیم۔ یہہ چھوٹی سی کتاب پنجاب رلیجس بک سوسائٹی کی طرف سے فارسی اردو حروف میں عمدہ کاغذ پر خوشخط چھاپی گئی ہے۔ اسکو ہمارے ملک کے سابق گورنر جنرل لارڈ نارتھ بروک صاحب نے تالیف کیا ہے۔ اسمیں مسیح کے الفاظ میں ہی مسیح کی تعلیم دیگئی ہے یہہ کتاب منادوں اور متلاشیوں کے لئے بہت مفید ہے۔ مناد اسمیں ایک ہی جگہہ ایک ہی مضمون پر مسیح کی کل تعلیم کو پڑھ سکتے اور لوگونکو تعلیم دیسکتے ہیں۔ اور متلاشی جو انجیل کو پہلے پہل بہت کچھ نہیں سمجھتے۔ اس کتاب کو پڑھکر مسیحی تعلیم سے بخوبی واقفیت حاصل کر سکتے ہیں اور اسکے پڑھنیکے بعد انجیل کو بھی بخوبی سمجھ سکتے ہیں۔ یہہ کتاب پنجاب رلیجس بک سوسائٹی

دستور العمل اخبار نور افشاں لودیانہ

قیمت سالانہ اہل شہر سے بغیر انگریزی ضمیمہ . . . . [illegible]
قیمت سالانہ اہل شہر سے معہ انگریزی ضمیمہ . . . . [illegible]
قیمت سالانہ معہ محصول ڈاک بغیر انگریزی ضمیمہ . . . . [illegible]
قیمت سالانہ معہ محصول ڈاک معہ انگریزی ضمیمہ . . . . [illegible]
قیمت دو کاپی یا اس سے زیادہ ایک ہی شخص کے نام پر معہ محصول ڈاک معہ انگریزی ضمیمہ فی کاپی . . . . [illegible]
بقیہ ضمیمہ . . . . [illegible]

نوٹس

واضح رہے کہ کسی نئے خریدار کے نام اخبار نور افشاں لودیانہ بغیر قیمت پیشگی ارسال کئے جاری نہیں ہوگا پر صرف ایک دفعہ نمونہ کا پرچہ ارسال کیا جاویگا جبکہ کوئی نیا خریدار اخبار لینے کی درخواست کرتا ہو اور نیز ارسال کسی خریدار کو تخفیف قیمت اخبار نہ ہوگی ❖

اڈیٹر

نظم جو لدھیانہ کے دونوں جلسہ ہائے عام مبارکبادی فتح پریٹوریہ میں پڑھی گئی ❖

از پنڈت رامانند صاحب انور

فتح و ظفر کا خوب ہوا اشتہار آج
چاروں طرف خوشی کی ہوئی ہے پکار آج
پھولی پھلی ہوئی ہے ہر اک شاخسار آج
ارض و سما کے اور ہیں نقش و نگار آج
شکر خدا کہ فتح پریٹوریہ ہوا ❖
مشہور نام خلق میں وکٹوریہ ہوا

میدان میں پریڈ کے آئی بہار ہے
دیوار و در سے بھی تو خوشی آشکار ہے
پھولوں سے یہہ احاطہ بالا لہ زار ہے
باد صبا بھی نافہ مشک تتار ہے
لدھیانہ دیکھو آج ہوا چشمہ سرور
ہر اک محلہ جوش خوشی سے ہے بحر نور

جوش خوشی سے کھینچتے ہیں لوگ رتیاں
ایسی ہے کچھ امنگ کہ لڑتے ہیں کشتیاں
کرکٹ کے میچ ہوتے ہیں طلبا کے درمیان
انعام آج ملتے ہیں تمغے و نقدیاں
لندن تمام شہر کا بازار ہو گیا
جلسہ ہمارا مطلع انوار ہو گیا

مرغ چمن بھی چہچہہ زن بار بار ہے
رنگ شفق بھی اور طرح آشکار ہے
ہر ایک گلے میں دیکھئے پھولوں کا ہار ہے
کچھ اور ہی طرح کا ہر اک کا نکھار ہے
رنگ چہرہ گروگر و بوتھا کا فق ہوا ❖
پریٹوریہ میں ملکہ کا نظم و نسق ہوا

بیطرح بوئروں نے اٹھایا ہوا تھا سر
لیکن وہ اب تو پھرتے ہیں روتے بچشم تر
فرحت سے اہل ہند کا ٹھنڈا ہوا جگر
ہندوستاں میں خوش ہے ہر اک جا ہر اک بشر
وکٹوریہ کے حق میں یہہ انور کی ہے دعا
خوش اللہ اسکو فضل سے اپنے رکھے سدا

دیگر

از تحت ثری تا بہ ثریا ہے بشاشت
خوبی کی صراحی میں بھری ہوئی عشرت
جام گل لالہ میں ہے صہبائے لطافت
ہر قطعہ گلزار ہے یہاں تختہ جنت
ہے غلغلہ فرحت و عشرت چمنوں میں
پھولے بھی سماتے نہیں گل پیرہنوں میں

سب کو جو یہہ سامان بشاشت نظر آیا
خوش ہو کے لگا کہنے ہر اک اپنا پرایا
یہہ کونسا کس شخص کا مقصد ہے بر آیا
اسطرح جو دریائے خوشی جوش میں آیا
افلاک سے فوراً یہہ فرشتہ نے صدا دی
ملکہ نے پریٹوریہ پر فتح ہے پائی لو

بشاش ہوا سن کے ہر اک شخص یہہ مذکور
اطراف و جوانب میں یہہ چرچا ہوا مشہور
ہر شہر میں جلسوں سے خلائق ہوئی مسرور
سب ملک نظر آیا ہمیں نور سے معمور
ملکہ کو رعایا نے بہم مل کے دعا دی
شکرانہ کا سجدہ کیا اور حمد خدا کی

ہر گرچہ کسی سے بھی نہیں ڈرتے تھے مطلق
اب خوف سے بیطرح جگر انکے ہوئے شق
رنگ رخ بوئر نہ کس طرح سے ہو فق
سلطانہ یہہ برحق ہے شہنشاہ ہے یہہ برحق
جس شخص کا یاور کہ خدائے دو جہاں ہو
بوئر سے پھر جنگ بھلا اسکی کہاں ہو

رابرٹ کے اوصاف تو عالم پہ عیاں ہیں
نام اسکے سے آگاہ سبھی خرد و کلاں ہیں
قندھار کے میدانیں بھی اسکے نشاں ہیں
حالات جوانمردی کے بیروں زبیاں ہیں
وہ اختر برج فلک جاہ و حشم ہے تو
وہ ماحی بغض و حسد و جور و ستم ہے تو

رابرٹ ہیں اس تیری لیاقت پہ ہوں قرباں
رابرٹ ہیں اس تیری شجاعت پہ ہوں قرباں
ہے نور دلیری سے منور رخ تاباں
کاموں سے ترے ملک ہوا خرم و خنداں
تعریف سے تیری ہیں دنیا کے پر اخبار
انور کی دعا ہے یہی ہر وقت و ہر بار ❖

پادری ای۔ ایم۔ ویری صاحب ڈی ڈی۔ اڈیٹر و منیجر اخبار نور افشاں کیواسطے امریکن مشن پریس لودیانہ میں ایم۔ والی کے اہتمام سے چھپا ❖